السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

فیصل آباد سے قاری محمد حبیب اللہ بسمل خریداری نمبر 1448 لکھتے ہیں کہ ہمارے ہاں آج کل نئے گروہ نے جنم لیا ہے جو اپنے ہاں ایک خود ساختہ خلیفہ سے بیعت کرنے کی دعوت دیتے ہیں آپ سے استدعا ہے کہ خلیفہ بر حق کی علامتیں اور شناخت سے آگاہ فرمائیں نیز بتائیں کہ اس کا تعین کیونکر ممکن ہو سکتا ہے ؟

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علىٰ رسول اللہ، أما بعد!

شرعی خلیفہ کے لیے مندرجہ ذیل علامتوں کا ہونا ضروری ہے ۔

(1) وہ قریشی ہو بشرطیکہ اخلاص کے ساتھ اقامت دین کے لیے سرگرم عمل ہو ۔

(2) جسمانی اور علمی طور پر انتہائی مضبوط ہو ۔

(3) اللہ کی حدود کو عملاً نافذ کرنے کی اپنے اندر ہمت رکھتا ہو ۔

(4) امر بالمعروف اور انہی عن المنکر کا فریضہ ادا کرنے میں بااختیار ہو ۔

(5) امت مسلمہ نے اسے اپنے ہاں شرف قبولیت سے نوازا ہو یعنی وہ ساختہ نہ ہو ۔ ایسا نہیں کہ کسی غیر ملک میں بیٹھ کر وہ سیاسی پناہ لے لے اور وہاں اپنی خلافت کا دعویٰ کردے اور اپنے قریشی ہونے کا اعلان کر کے دیگر ممالک میں حصول بیعت کے لیے اپنے نمائندگان مقرر کردے تاکہ بغاوت کی فضا سازگار کی جائے اور اس کے مقرر کردہ نمائندے شہروں اور دیہاتوں میں پھیل جائیں اور خود ساختہ خلیفہ کی بیعت لیتے پھریں ہمارے نزدیک یہ کھلی بغاوت ہے جس کی شریعت ہمیں اجازت نہیں دیتی حکومت وقت کو چاہیے کہ وہ ایسے لوگوں کا سختی سے نوٹس لے ایسا کرنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے منہج اور طریقہ کار کے خلاف ہے ایسے پر فتن حالات میں زندگی بسر کرنے کے لیے ہمیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیمات سے راہنمائی ملتی ہے چنانچہ حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ تعالیٰ عنہا کہتے ہےں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا : "کہ ایسے حالات میں مسلمانوں کی جماعت اور ان کے امام سے چمٹے رہنا چاہیے حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتے ہیں کہ اگر مسلمانوں کی جماعت اور ان کا امام نہ ہو تو کیا کیا جائے ؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ایسے حالات میں تمام فرقوں سے الگ رہنا خواہ تمہیں جنگل میں درختوں کی جڑیں چبا کر ہی گزر اوقات کرنا پڑے تا آنکہ تمہیں اسی حالت میں موت آجائے (صحیح بخاری : کتاب النعتن)

حدیث میں ہے کہ جب عبد اللہ بن زیاد رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور مروان بن حکم نے شام میں حضرت عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مکہ مکرمہ میں اور خوارج نے بصرہ میں اپنی اپنی حکومتوں کا اعلان کیا تو ابو المھنال اپنے باپ کے ہمراہ حضرت ابو برزہ اسلمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس گئے میرے باپ نے ان سے عرض کیا اے ابو برزہ ! آپ نہیں دیکھتے کہ لوگ کس قسم کے اختلاف میں الجھے ہوئے ہیں ایسے حالات میں ہمیں کیا کرنا چاہیے ۔ آپ نے فرمایا کہ میں قریش کے لوگوں سے ناراض ہوں اور میری ناراضی اللہ کی رضا کے لیے ہے اور مجھے اس ناراضی پر اللہ تعالیٰ سے اجر ملنے کی امید ہے ۔ عرب کے لوگو ! تم جانتے ہو کہ تمہارا پہلے کیا حال تھا تم سب گمراہی میں گرفتار تھے اللہ نے تمہیں دین اسلام اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیمات کے ذریعے اس بری حالت سے نجات دی پھر تم مقام عزت پر فائز ہو گئے آج تمہیں اس دنیا نے خراب کر دیا ہے یہ سب بزعم خویش خلفا دنیا کے لیے آپس میں درست و گریبان ہیں اور ایک دوسرے سے قتال کر رہے ہیں ۔ (صحیح بخاری : النعتن 7112)

ان احادیث سے معلوم ہوا کہ آج ہمیں کتاب و سنت کے مطابق زندگی بسر کرنا چاہیے جب کبھی حالات سازگار ہو جائیں کہ کتاب و سنت کے علمبردار باہمی اتحاد و اتفاق سے کسی بااختیار خلیفہ پر متفق ہو جائیں تو اس کی بیعت کے لیے تحریک چلانا مناسب اور باعث اجر و ثواب لیکن کسی خود ساختہ خلیفہ جس کے متعلق ہمیں کوئی علم نہیں اور نہ ہی کسی نے اسے دیکھا ہے اس کی خلافت کے لیے بیعت لینا فضا سازگار کرنا اور تحریک چلانا حکومت وقت کے خلاف ایک کھلی بغاوت ہے جس کی شریعت ہمیں اجازت نہیں دیتی ۔ (واللہ اعلم بالصواب)

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

فتاوی اصحاب الحدیث